''تحفظ ختم نبوت اور تحفظ ناموس رسالت کے محاذ کی تازہ ترین صورتحال''

عبداللطیف خالد چیمہ

امریکی استعمار اور اس کے حاشیہ بردار حکمران پاکستان میں قرارداد مقاصد، آئین کی اسلامی دفعات کو ختم کرنے کے لیے پوری طرح سرگرم عمل ہیں، ابھی تک تو ان کا اس پر بس نہیں چلا، 2010ء میں قانون توہین رسالت کے خلاف ایک تیز مہم چلی تھی، جس پر اس وقت کی حکمران جماعت پاکستان پیپلز پارٹی کے وزیر قانون جناب بابر اعوان نے ایک سمری اور مؤقف تیار کیا تھا، جس کو پوری قوم نے پذیرائی بھی بخشی تھی۔ نیشنل اسمبلی، وفاقی وزارت داخلہ، وفاقی وزارت خارجہ، وفاقی وزارت اقلیتی امور اور دیگر ملکی و غیر ملکی اداروں اور شخصیات نے وزیر اعظم کو اپنی اپنی طرف سے خطوط لکھے اور یادداشتیں بھجوائیں۔ وزیر اعظم پاکستان نے وفاقی وزرائے قانون و پارلیمانی امور کو وہ تمام مواد بھجوا کر ان کی رائے مانگی، وفاقی وزارت قانون نے ان تمام امور پر تفصیل سے غور کرنے کے بعد ایک تفصیلی سمری تیار کر کے وزیر اعظم پاکستان کو بھجوائی، وزیر اعظم نے سمری پر دستخط کر کے اسے قانونی حیثیت دے دی۔

یہ سمری اور مسودہ سرکاری و غیر سرکاری ریکارڈ میں پوری طرح موجود ہے اور ہمیں لگتا ایسے ہے کہ اسی مسودے کو پھر سے تازہ دم ہونے یا کرنے کی ضرورت پیش آئے گی، تحفظ ختم نبوت اور تحفظ ناموس رسالت کے حوالے سے تازہ ترین صورتحال جاننے کے لیے اس وقت ہمارے پاس بہت سی معلومات ہیں، ملکی و بین الاقوامی سطح پر کئی خبریں گردش کر رہی ہیں، تاہم صورتحال کو سمجھنے کے لیے ہم روزنامہ ''اوصاف'' لاہور کے صفحہ اول پر آج 02 مئی 2018ء کو تین کالمی سرخی کے ساتھ شائع ہونے والی درج ذیل خبر من و عن نقل کر رہے ہیں، تاکہ ساتھیوں اور قارئین کو صورتحال کا ادراک ہو سکے!

کراچی (اوصاف اسپیشل) قادیانی جماعت نے اپنے غیر مسلم پیروکاروں کو انتخابی ووٹر فہرستوں میں بطور مسلمان اندراج کے لیے مغربی و امریکی میڈیا کے ذریعے دباؤ ڈالنے اور پاکستان مخالف پروپیگنڈا مہم شروع کر دی ہے، پاکستانی آئین کے تحت غیر مسلم قرار دیے گئے قادیانی آئین و قانون کیخلاف ورزی کرتے ہوئے خود کو شناختی کارڈ اور انتخابی فہرستوں میں بطور مسلمان اندراج کرانے کی کوشش کرتے ہیں اور جب ختم نبوت کا حلف نامہ مانگا جاتا ہے تو غیر ملکی میڈیا میں امتیازی سلوک کا شور و ہنگامہ کرتے ہیں، پاکستانی آئین کے تحت انہیں بطور غیر مسلم اقلیتی ووٹر لسٹ میں اپنا اندراج کرانے کا آئینی و قانونی حق حاصل ہے مگر وہ خود کو مسلمان کہہ اور لکھ نہیں سکتے، ملک کی دیگر اقلیتیں ہندو، عیسائی اور سکھ اپنا اندراج بطور غیر مسلم کراتے ہیں انہیں آج تک اس حوالے سے کسی امتیازی سلوک کی شکایت نہیں ہوئی مگر قادیانی آئین کی خلاف ورزی کرتے ہوئے خود کو مسلمان کہلانے کی کوشش کرتے اور دھوکے وفریب سے بطور مسلمان شناختی کارڈ بنوانے اور ووٹر لسٹ میں اندراج کرانے میں کامیاب بھی ہو جاتے ہیں، لیکن معروف قادیانی اس مقصد میں کامیاب نہیں ہو پاتے تو امتیازی سلوک کا واویلا کرنے لگتے ہیں، مغربی ممالک اور مغربی میڈیا ان کا بھرپور ساتھ دیتا ہے، واضح رہے کہ گزشتہ دنوں نادرا نے اسلام آباد ہائی کورٹ میں انکشاف کیا تھا کہ 10 ہزار سے زائد قادیانی خود کو مسلمان قرار دے کر سرکاری ملازمتیں کرتے رہے اور ریٹائرمنٹ کے بعد مذہب کا خانہ تبدیل کر کے خود کو قادیانی یا احمدی درج کرالیا، اس انکشاف نے پاکستان اور مسلمانوں کیخلاف ہولناک قادیانی سازش کو بے نقاب کر دیا تھا، اس انکشاف کے بعد

قادیانیوں کی جماعت نے عالمی سطح پر پاکستان کیخلاف مذموم پروپیگنڈہ شروع کردیا کہ قادیانی عدم تحفظ کا شکار ہیں اورانہیں انتخابی عمل میں حصہ لینے سے روکا جارہا ہے، جماعت احمدیہ کے ترجمان سلیم الدین نے امریکی ریڈیو وائس آف امریکا سے بات کرتے ہوئے دعویٰ کیا کہ انہیں عدم تحفظ کا سامنا ہے اور مطالبہ کیا کہ امتیازی قوانین کوختم کیا جائے تا کہ وہ قادیانی بلاامتیاز اور بلاخوف انتخابی عمل میں حصہ لے سکیں، تاہم قادیانی ترجمان ان قوانین کی وضاحت نہ کرسکے جوامتیازی ہیں، اس حوالے سے وفاقی وزیر قانون وانصاف بشیر ورک نے قادیانی دعویٰ مسترد کرتے ہوئے کہا کہ دیگر اقلیتی برادریوں کی طرح قادیانی بھی بطور غیر مسلم انتخابی عمل میں حصہ لے سکتے ہیں، ان پر کوئی پابندی نہیں مگروہ بطور غیر مسلم اپنا ووٹ اندراج نہیں کراتے تو یہ ان کا اپنا معاملہ ہے، آئین کے تحت قادیانی مسلمان نہیں اس لیے مسلم فہرست میں اندراج کبھی نہیں کراسکتے، قادیانی ترجمان نے 4 قادیانیوں کے قتل کو ٹارگٹ کلنگ قرار دیا ان کا دعویٰ انتہائی بھونڈا اور غیر عقلی ہے کہ جب ملک میں ہر سال کئی سوافراد قتل کردیئے جاتے ہوں توصرف چار قادیانیوں کا قتل کسی برادری کو ٹارگٹ کرنا کیسے قرار دیا جاسکتا ہے، دوسری جانب حکومت میں شامل اہم ذرائع کا کہنا ہے کہ جتنا تحفظ قادیانیوں کو حاصل ہے اتنا پاکستان میں مسلمانوں کو حاصل نہیں، دہشت گردی کی لہر کے دوران درجنوں مساجد اور امام بارگاہیں بم دھماکوں، فائرنگ اور تخریب کاری کا نشانہ بنیں مگر قادیانیوں کی صرف ایک عبادت گاہ دہشت گردی کا ہدف بنی جو اس بات کا ثبوت ہے کہ قادیانیوں کوزیادہ تحفظ حاصل ہے، ان ذرائع کا کہنا کہ قادیانی خود کو مسلمان قرار دے کر سینکڑوں اعلیٰ سرکاری عہدوں پر فائز ہیں اوراپنی برادری کو سہولتیں اور تحفظ فراہم کرتے ہیں، ریٹائرمنٹ کے بعد اپنا مذہب تبدیل کر کے قادیانی بن جاتے اورقادیانی کی حیثیت سے نیا پاسپورٹ بنواکر امریکا، جرمنی اور یورپ چلے جاتے ہیں، امریکا، یورپ قادیانیوں کوخصوصی طور پر ویزے اور شہریت فراہم کرتے ہیں۔ واضح رہے کہ اسلام آباد ہائی کورٹ نے فیصلہ دیا تھا کہ ملک کی مسلح افواج، سول سروس اور عدلیہ میں شامل افراد کے لیے اپنے مذہب وعقیدے کا حلف نامہ جمع کرانا لازمی ہوگا اس پر قادیانیوں نے بڑا شور وغل کیا اور قادیانی جماعت کے ترجمان سلیم الدین نے پاکستانی آئین کی خلاف ورزی کرتے ہوئے دعویٰ کیا کہ قادیانی خود کو مسلمان سمجھتے ہیں اس کے لیے انہیں کسی سرٹیفکیٹ کی ضرورت نہیں، ان کا کہنا تھا کہ ہم تو مسلمان ہیں، باقی لوگوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ خودکو مسلمان ڈیکلیئر کریں، اس کے لئے صرف کلمہ کافی نہیں، انہیں سرٹیفکیٹ کی ضرورت ہوگی، ہمیں نہیں، ان کے اس دعویٰ کا مطلب ہے کہ نعوذ باللہ قادیانی تو مسلمان ہیں اور دنیا کے دوارب سے زیادہ مسلمان، مسلمان نہیں ہیں، آئین شکنی پر دنیا بھر میں کارروائی ہوتی ہے مگر کروڑوں مسلمانوں کو غیر مسلم کہنے والوں کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہورہی، الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے کے مصداق قادیانی تمام عیش وسہولتیں حاصل کر کے بھی پاکستان پر الزام تراشی اور اس کی جڑیں کھوکھلی کررہے ہیں۔ (روزنامہ ''اوصاف'' لاہور،ص: اوّل، ۲ مئی ۲۰۱۸ء)

اندریں حالات دینی حلقوں کی ذمہ داریاں پہلے سے بھی کئی گنا بڑھ گئی ہیں، ہمیں ان مسائل کو سیاست پر قربان کرنے کی بجائے، سیاست کو عقیدے پر قربان کرنے کی ضرورت ہے، سیاسی دنگل کا بگل بج چکا ہے اور مذہبی اور غیر مذہبی سب جمہوری، سیاسی، انتخابی اتحادوں کا حصہ بن چکے ہیں یا بننے جارہے ہیں، ہم مجلس احرار اسلام والے ایک بار پھر اپنی بات کو دہراتے ہیں کہ موجودہ انتخابی سسٹم کے ذریعے زیادہ امیدیں وابستہ کرنا حماقت ہے، اس سب کچھ کے باوجود عوام الناس کو سوچ سمجھ کر فیصلہ کرنا چاہیے، ایسا نہ ہو کہ ہم اپنے ہاتھوں سے اپنا نقصان کر بیٹھیں جہاں تک آئین کی اسلامی دفعات اور خصوصاً قانون تحفظ ختم نبوت اور 295۔سی کوختم یا غیر مؤثر کرنے کی بات ہے تو ہمارا یقین ہے کہ قوم مرتے مرتے بھی اسے قبول نہیں کرے گی، متحدہ تحریک ختم نبوت رابطہ کمیٹی پاکستان کا مشترکہ پلیٹ فارم پہلے کی طرح ان مسائل میں اپنا کردار ادا کرتا رہے گا۔ وماعلینا الا البلاغ